Al-Qawārīr - Vol: 04, Issue: 04,
Jul – Sep 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

تربیت اولاد میں والدہ کی شخصیت و کردار کے اثرات: تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Impacts of Mother's Personality and Role in the Upbringing of Children: A Research and Analytical Study

Muhammad Sarwar
Ph.D Scholar, IIS, University of the Punjab, Lahore,Pakistan.
Hafiz Muhammad Muddassar
Ph.D Scholar, IIS, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Version of Record
Received: 13-Jul-23 **Accepted**: 10-Aug-23
Online/Print: 27- Sep -2023

ABSTRACT

Allah has created human being from a man and a woman, and through them, the continuity of mankind is maintained. Essentially, the creation of human being is derived from both man and woman, meaning that the fundamental formation of human being originates from the mother and father. Both parents play a vital role in the physical, spiritual, and Moral development of their offspring, but the influence of the mother is relatively greater. Both Islamic and scientific teachings testify the fact that the physical, ethical, and spiritual attributes of the mother significantly impact the upbringing of children. Since a family is a social unit, and the characteristics of this unit determine the nature of the entire society, it becomes evident that the qualities and virtues of the mother, in particular, have a profound effect on the structure and disruption of societal fabric. It is clear that the societal structure and disorder are greatly influenced by the personality and role of the mother in this unit. In the following article, the impacts of the personality and role of the mother on the upbringing of children will be analyzed.

Keywords: *Parents, Impacts, Offspring, Physical, Spiritual, Moral Development*

تمہید

اللہ تعالیٰ نے ایک مرد اور عورت سے انسانی سماج کو تخلیق کیاہے۔ اور ان دونوں سے انسانیت کا تسلسل جاری کر دیا یعنی بنیادی طور پر انسانوں کی تخلیق مرد و عورت یعنی ماں اور باپ سے ہوئی ہے۔ اولاد کے جسمانی اور روحانی و اخلاقی کردار سازی میں دونوں کی شخصیت کا اثر ہوتا ہے مگر ان دونوں میں بھی ماں / والدہ کا اثر نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ اسلامی اور سائنسی دونوں تعلیمات اس بات کی شاہد ہیں کہ اولاد کی تربیت میں والدہ کے جسمانی و اخلاقی و روحانی شخصیت کا اثر بہر طور ہوتا ہے۔ خاندان چونکہ معاشرتی اکائی ہے اور اسی اکائی کی جیسی خصوصیات ہوں گی پورا معاشرہ ویسا ہی ہو گا۔ اس سے واضح ہوا کہ معاشرتی بناؤ اور بگاڑ میں اسی اکائی بالخصوص والدہ کی شخصیت و کردار کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ذیل کے مضمون میں تربیت اولاد میں والدہ کی شخصیت و کردار کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔

نکاح کی ضرورت واہمیت

نکاح ایسا معاہدہ ہے جس کے نتیجہ میں مرد و عورت ایک دوسرے کے لیے حلال ہو جاتے ہیں۔ مرد اور عورت کے درمیان اس معاہدہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی تاریخ ہے۔ نکاح مرد و عورت دونوں کی فطرت کا تقاضا ہے۔ یہ نسل انسانی کی بقاء اور مرد و عورت کی معاشرتی و اخلاقی تربیت اور عزت و وقار ک ضامن ہے۔ شریعت اسلامیہ نے بھی نہ صرف اس کی ترغیب دی ہے بلکہ اسے نصف ایمان قرار دیا ہے۔

حضرت انس فرماتے ہیں کہ:۔

> قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : إذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين فليتق الله في النصف الباقي[1]
>
> رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس بندہ نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کر لیا اب اسے چاہئے کہ باقی آدھے کے بارے میں اللہ سے ڈرے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ:۔

> قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فإنه أغض للبصر وأحصن للفرج[2] ومن لم يستطع فعليه بالصوم فإنه له وجاء[3]

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص مجامعت کے لوازمات (یعنی بیوی بچوں کا نفقہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو بہت چھپاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص جماع کے لوازمات کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ رکھنا اس کے لئے خصی کرنے کا فائدہ دے گا (یعنی جس طرح خصی ہوجانے سے جنسی ہیجان ختم ہوجاتا ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے بھی جنسی ہیجان ختم ہوجاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:۔

قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : تنكح المرأة لأربع : لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بذات الدين تربت يداك [4]

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کے بارے میں چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اول اس کا مالدار ہونا دوم اس کا حسب نسب والی ہونا سوم اس کا حسین و جمیل ہونا اور چہارم اس کا دین دار ہونا لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دو اور خاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ۔

حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ:۔

عن معقل بن يسار قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : تزوجوا الودود الولود[5] فإني مكاثر بكم الأمم [6]

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے محبت کرنیوالی ہو اور زیادہ بچے جننے والی ہو کیونکہ دوسری امتوں کے مقابلہ میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

والدہ کا مقام و مرتبہ

قرآن و حدیث میں والدہ کے مقام و مرتبہ کو متعدد مرتبہ ذکر کیا گیا ہے اور بچے کے لیے حمل، پیدائش، رضاعت اور پرورش میں بے شمار مشقتیں برداشت کرنے کی وجہ سے اس کی اطاعت اور خدمت کی بہت تاکید کی ہے۔ سطور ذیل میں چند روایات نقل کی نقل کی جاتی ہیں۔

سورہ نساء میں ہے:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا (نساء: 1)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا۔ پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا۔

سورہ لقمان میں ہے:۔

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ (لقمٰن: 14)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔ اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ میری ہی طرف لوٹنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:۔

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «خير نساء ركبن الإبل نساء قريش وقال الآخر صالح نساء قريش أحناه على ولد في صغره وأرعاه على زوج في ذات يده[7]»

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین عورتیں وہ ہیں جو اونٹ پر سوار ہو سکتی ہیں یعنی قریش کی عورتیں۔ اور دوسرا کہنے والا یہ بھی ہے کہ قریش کی عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنے بچوں کو ان کی چھوٹی سی عمر میں محبت کرتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہوں جو ان کے پاس ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ:۔

جاء رجلي الي رسول الله ﷺ فقال : يا رسول الله! من احق الناس بحسن صحابتي؟ قال : ”امک، “ قال : ثم من؟ قال : ”ثم امک، “ قال : ثم من؟ قال : ”ثم امک“، قال ثم من؟ قال : ”ثم ابوک۔[8]

ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ، عرض کی کہ پھر کون ہے فرمایا کہ تمہاری والدہ، عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری والدہ ہے، عرض کی کہ پھر کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد ہے۔

تربیت اولاد میں والدہ کی شخصیت و کردار کے اثرات

انسانی تاریخ میں والدہ ہمیشہ سے بلند مقام پر فائز رہی ہیں۔ تاریخ میں بلند ترین مقام پانے والی شخصیات کی کردار سازی میں ان کی والدہ کا مرکزی کردار رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے بھی والدہ کو افضل ترین مقام سے نوزا ہے۔ قرآن وحدیث میں والدہ کے مقام علیا کے بارے میں متعدد آیات و احادیث وارد ہوئی ہیں یہاں تک کہ ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے والدہ کے قدموں میں جنت کی نوید سنائی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ والدہ کی شخصیت کے اثرات اس کی اولاد میں اخلاقی طور پر منتقل ہوتے ہیں۔ علاوہ زیں، طبی اور فطرتی طور پر بھی والدہ کی شخصیت کے اثرات اس کی اولاد میں منتقل ہوتے ہیں جس پر جدید میڈیکل سائنس بھی شاہد ہے۔

> Hereditary characteristics pass from parents to offspring through genes in their gametes. Gene is the basic unit of biological information. In fact, DNA stores all sorts of biological information coded in the sequence of its bases in a linear order and genes are actually parts of DNA comprising its base sequences. The position of a gene on the chromosomes is called locus. Genes are responsible for producing startling inherited resemblances as well as distinctive variations among generations. [9] When these pass in the form of intact parental combination between generations, inherited similarities are conserved; but when these shuffle, mutate or juggle with each other, variations emerge.[10]

والدہ کی شخصیت کے مثبت و منفی اثرات

اولاد کی شخصیت پر اس کی والدہ کے ایمان، نفسیات، اخلاقیات، عبادت، معاشرت، وضع قطع، ذوق، تعلیم اور مہارتوں کے مثبت اور منفی اثرات مرتب ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار ممکن نہیں ہے۔ ہر شخص اپنے مزاج کا جائزہ لے کر اس کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کی شخصیت و کردار میں اس کی والدہ کا مکمل حصہ موجود ہوتا ہے۔ ذیل کے سطور میں ان پہلوؤں کا جائزہ درج کیا جاتا ہے۔

والدہ کا ایمان ویقین

والدہ کے پختہ ایمان کے اثرات

والدہ اگر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان، اس کی ذات وصفات کی درست معرفت، اس کے فرشتوں کی حقیقت، کتب سمایہ کی حقانیت، اس کے بھیجے گئے پیغمبروں کی صداقت وامانت، نبی مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت، اچھی بری تقدیر، احوال قبر اور آخرت پر یقین کامل رکھنے والی ہو تو اس کی اولاد میں ان ایمانی کیفیات کا پیدا ہونا یقینی امر ہے۔ علاوہ ازیں، رجوع الی اللہ اور انسانی مقصد حیات کی تعیّن پر مطلع ہو تو اس کی اولاد بھی واضح مقصد حیات کے تحت ان ایمانی لوازمات کے مطابق زندگی گزارنے والی ہو گی۔

والدہ کے عدم پختہ ایمان کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان، اس کی ذات وصفات کی درست معرفت، اس کے فرشتوں کی حقیقت، کتب سمایہ کی حقانیت، اس کے بھیجے گئے پیغمبروں کی صداقت وامانت، نبی مکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت، اچھی بری تقدیر، احوال قبر اور آخرت پر یقین کامل نہ رکھنے والی ہو تو اس کی اولاد میں اعتقادی کمزوری، اعمال شرکیہ کا ارتکاب، فرشتوں اور دیگر مخلوق خدا کے بارے میں توہم پرستی، کتب سمایہ کی حقانیت کے بارے میں شکوک وشبہات، رسولوں اور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے بارے میں تردد، احوال وعذاب قبر وآخرت کی جوابدہی کے بارے میں بے یقینی کے ساتھ ساتھ عدم رجوع اللہ اور مقصد حیات سے غفلت وبے اعتنائی جیسے نظریات پیدا ہونا یقینی ہے۔

والدہ کی نفسیات

والدہ کی اچھی نفسیات کے اثرات کے نتائج

والدہ اگر اچھی نفسیات کی حامل ہو تو اس کی اولاد میں مثبت سوچ، خوف خدا، غیر اللہ کا خوف نہ ہونا، توکل ویقین، خودداری، خود اعتمادی، بہادری، امید، معاشرے کی ترقی کا خواہاں، معاف کرنے کا جذبہ، توہمات سے اجتناب، مل جل کر رہنے کا جذبہ، غصہ کو کنٹرول کرنا، شعائر اسلام کا احترام اور ملک وملت کے احترام جیسی عمدہ وقابل تحسین صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی بُری نفسیات کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اچھی نفسیات کی حامل نہ ہو تو اس کی اولاد کی طبیعت میں چڑچڑا پن، منفی سوچ، خوف خدا کا نہ ہونا، غیر اللہ کا خوف، توکل ویقین کی کمی، بزدلی وبے غیرتی، اعتماد کا فقدان، مایوسی، معاشرتی بگاڑ، منتقم مزاج، توہم پرستی، سماجی رابطوں کا فقدان، غصہ کرنا، شعائر اسلام کا احترام نہ کرنا اور ملک وملت کے مفادات کا پاس نہ رکھنے جیسی قابل ترک عادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی اخلاقیات

والدہ کے اچھے اخلاق کے اثرات ونتائج

والدہ اگر مکارم اخلاق سے متصف ہو تو اس کی اولاد عمدہ عادات، امانت و دیانت، صبر و شکر، سماجی روایات کی امین، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت، پڑوسیوں کا خیال، رشتہ داروں کے حقوق، صلہ رحمی، غیرت وخودداری، تواضع وانکساری، مروت، ایثار و قربانی، تحمل وبردباری، تقوی، شرم وحیاء، محبت ومودت، ناداروں کی خدمت کرنے وغیرہ جیسی اعلیٰ صفات کی امین ہو گی۔

والدہ کے بُرے اخلاق کے اثرات کے نتائج

والدہ اگر مکارم اخلاق سے متصف نہ ہو تو اس کی اولاد میں اخلاقی پستی، بد خلقی، بددیانتی، شکوہ و شکایت، غرور وتکبر، سماجی روایات سے بے اعتنائی، بڑوں کی بے احترامی، چھوٹوں پر عدم شفقت، پڑوسیوں سے بے مروتی، رشتہ داروں سے نفرت و بدگمانی، ظلم وعدوان، پست ہمتی وبزدلی، بے مروتی، خود غرضی وخود پسندی، جلد بازی، فحاشی وبے حیائی، عداوت وکینہ پروری، ناداروں سے بے اعتنائی وغیرہ جیسی بری عادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی عبادات

والدہ کی عبادات پر پختگی کے اثرات ونتائج

والدہ اگر کامل ایمان کے ساتھ ساتھ عبادات میں بھی پختہ ہو تو اس کی اولاد میں عبادت وطہارت، تلاوت قرآن پاک کا معمول، ذکر واذکار، توبہ وانابت الی اللہ، فرض و نفل روزوں کا اہتمام، زکواۃ اور صدقہ وخیرات کا اہتمام، حج وعمرہ کی ادائیگی کا اہتمام، جہاد ومجاہدین سے محبت واعانت اور نظم ونسق جیسی اعلیٰ صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی عبادات میں پختہ نہ ہونے کے اثرات ونتائج

والدہ اگر باوجود ایمان کے عبادات میں پختہ نہ ہو تو اس کی اولاد میں طہارت سے بے توجہی، عبادات، نماز روزہ، زکوٰۃ، حج میں کوتاہی، تلاوت قرآن پاک سے بے رغبتی، ذکر واذکار سے بے اعتنائی، عدم رجوع الی اللہ، مغربی تہذیب سے الفت، مقصد حیات سے غفلت، بے ترتیب وبے ہنگم زندگی، دنیوی زندگی کی آسائشات میں محویت، احوال قبر وآخرت سے غفلت وغیرہ جیسی بری عادات پیدا ہونا یقینی ہے۔

والدہ کی معاشرت

والدہ کی اچھی معاشرت کے اثرات کے نتائج

والدہ اگر اچھی معاشرت کی حامل ہو تو اس کی اولاد میں خدمت خلق کا جذبہ، عاجزی وانکساری، ملنساری، معذور افراد کا خیال، بیماروں کی عیادت کے اہتمام کا جذبہ، خوشی وغمی میں شرکت، ناداروں کی مدد، بڑوں کا ادب واحترام، چھوٹوں پر شفقت، اہل اللہ کی صحبت ومعیت اور مقدس ومحترم دنوں کی یاد سے غفلت جیسی قابل تحسین صفات وعادات کی حامل ہوگی۔

والدہ کی بُری معاشرت کے اثرات کے نتائج

والدہ اگر اچھی معاشرت کی حامل نہ ہو تو اس کی اولاد میں عدم جذبہ خدمت خلق، خود پسندی، خوشی وغمی میں عدم شرکت، معذوروں کے ساتھ تعاون سے بے اعتنائی، ناداروں کی مدد نہ کرنا، بڑوں کی بے ادبی واحترامی، چھوٹوں پر شفقت کرنا، اہل اللہ سے نفرت، مقدس ومحترم دنوں کی یاد سے غفلت جیسی بری وقابل ترک صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی وضع قطع

والدہ کی اچھی وضع قطع کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اچھی وضع قطع کی حامل ہو تو اس کی اولاد میں سادہ لباس کی عادت، آرائش وزیبائش میں اعتدال، حجاب وپردہ کا اہتمام، اسلامی وضع قطع کا اہتمام، بے پردہ ومخلوط مجالس سے اجتناب اور خود اعتمادی جیسی عمدہ وقابل تحسین صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی بُری وضع قطع کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اچھی وضع قطع کی حامل نہ ہو تو اس کی اولاد میں لباس میں تصنع و تکلفات، آرائش وزیبائش میں اسراف و تبذیر، بے حجابی وبے پر گی، اسلامی وضع قطع پر شرمساری، مخلوط مجالس میں شرکت، فحاشی وبے حیائی کاارتکاب، مغربی وضع قطع کااہتماماور مخلوط اداروں میں خلاف شرع امور کے ارتکاب جیسی بری و قابل ترک صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کے ذوق

والدہ کے اچھے ذوق کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اچھے ذوق کی حامل ہو تو اس کی اولاد میں طہارت و نظافت کا اہتمام، عبادت و دعاؤں کا اہتمام، سلیقہ مندی، عبرت و نصیحت کے لیے تاریخی مقامات کی سیر، خوشبو وعطریات کا اہتمام، جسمانی ورزش، نیک وصالح صحبت میں شرکت، اچھی کتابوں کا مطالعہ اور مہمان نوازی وخدمت گزاری جیسے عمدہ قابل تحسین ذوق پیدا ہوں گے۔

والدہ کے بُرے ذوق کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اچھے ذوق کی حامل نہ ہو تو اس کی اولاد میں طہارت و نظافت کا عدم اہتمام، عبادات ودعاؤں کا عدم اہتمام، سلیقہ مندی سے بے اعتنائی، بے مقصد سیر وسیاحت، خوشبو وعطریات میں عدم دلچسپی، جسمانی ورزش کا عدم اہتمام، بری صحبت، میوزک سننا، بے مقصد بحث ومباحثہ، سستی وکاہلی، خدمت ومہمان نوازی سے پہلو تہی جیسی بری و قابل ترک عادات وصفات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی مہارتیں

والدہ کی اچھی مہارتوں کے اثرات کے نتائج

والدہ اگر اچھی مہارتوں کی حامل ہو تو اس کی اولاد میں امور خانہ داری سیکھنے کا شوق، گھر کے کام کاج میں شغف، سلائی کڑہائی سیکھنے کا شوق، کچن کے کام میں والدہ کی معاونت، عمدہ اور لذیذ کھانے سیکھنے کا شوق، گھر کی صفائی کا اہتمام، بیوٹیشن سکلز، ہوم گارڈننگ، اور عمدہ پینٹنگ جیسی قابل تحسین مہارتیں پیدا ہوں گی۔

والدہ کی بری مہارتوں کے اثرات ونتائج

والدہ اگر اچھی مہارتوں کی حامل نہ ہو تو اس کی اولاد میں امور خانہ داری سیکھنے میں عدم دلچسپی، گھر کے کام کاج میں عدم شغف، سلائی کڑہائی نہ سیکھنا، کچن کے کام میں والدہ کی عدم معاونت، گھر کی صفائی کا اہتمام نہ کرنا، بیوٹیشن سکلز نہ سیکھنا اور ہوم گارڈننگ کا شغف نہ ہونا وغیرہ جیسی قابل ترک عادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی تعلیم

والدہ کی جدید تعلیم کے اچھے اثرات کے نتائج

والدہ اگر جدید تعلیم یافتہ ہو تو اس کی اولاد میں حصول تعلیم کا شوق، ہوم ورک کا شیڈول، پسندیدہ فیلڈ کا انتخاب، خود اعتمادی، تعلیمی واخلاقی کیریر، حاضر جوابی، تربیت اولاد، کفایت شعاری، مستقبل کا منصوبہ بندی کرنے جیسی اچھی صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ کی جدید تعلیم کے منفی اثرات کے نتائج

والدہ اگر جدید تعلیم یافتہ نہ ہوں تو اس کی اولاد میں حصول تعلیم میں عدم دلچسپی، محنت سے کترانا، ہوم ورک کو شیڈول کے مطابق نہ کرنا، مستقبل بنی میں مذہب کا لحاظ نہ کرنا، سلیقہ مندی سے بے اعتنائی، میوزک سننا، مخلوط نظام میں محو ہونا، اخلاقی پستی، اسراف وتذیر، عبادات کا عدم اہتمام، اسلامی وروایتی ثقافت پر شرمساری، بلاضرورت بے باکی، فیشن پرستی اور مغربی تہذیب سے مرعوبیت جیسی قابل ترک عادات پیدا ہوں گی۔

والدہ بحیثیت ورکنگ لیڈی

والدہ بحیثیت ورکنگ لیڈی کے اچھے اثرات ونتائج

والدہ اگر نظم ونسق کی پابندی کے ساتھ ملازمت کرتی ہوں تو اس کی اولاد میں نظم ونسق، سلیقہ مندی، احساس ذمہ داری، فلاحی کاموں میں دلچسپی لینا، حصول تعلیم کا شوق، عزت ووقار کی زندگی گزارنے کا اہتمام، غریب ونادار کی مدد اور خود اعتمادی جیسی قابل تحسین صفات وعادات پیدا ہوں گی۔

والدہ بحیثیت ورکنگ لیڈی کے بُرے اثرات کے نتائج

والدہ اگر ملازمت کے ساتھ ساتھ نظم و نسق کی پابندی نہ کرتی ہوں تو اس کی اولاد میں نظم و نسق کا فقدان، نوکرانیوں سے گھر کا انتظام چلانا کا رواج، بچوں کی تربیت کے لیے عدیم الفرصت ہونا، ممتا سے محرومی، ماں کی تنخواہ پر لڑنا جھگڑنا، دفتری امور میں مصروفیت کی وجہ سے گھر کے امور سے غافل ہونا، بچوں کے مستقبل کے لیے عدم منصوبہ بندی جیسی عادات کا پیدا ہونا یقینی ہے۔

خلاصہ کلام

اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی خاندان ہے جس کی اساس اور بنیاد نکاح ہے۔ شریعت اسلامیہ نے نکاح کے بارے میں تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ ان میں ایک اہم ہدایت یہ ہے کہ انتخاب زوجہ میں اس کے خاندان، صلاحیتیں، حسن و جمال میں سے سب سے اہم خصوصیت اس کی دینداری اور اخلاق ہے۔ اولاد کے مزاج، اخلاق اور ذوق و نفسیات پر اس کی والدہ غیر معمولی اثرات ہوتے ہیں۔ شریعت اور جدید سائنس اس کی تائید کرتی ہیں۔ اولاد کی شخصیت دراصل والدہ شخصیت کا عکس اور تصویر ہوتی ہے۔ انسان کے کاموں میں اس کی والدہ کے انداز و طریقوں کا غیر محسوس طریقے سے اثر ہوتا ہے۔ والدہ کامل ایمان و یقین، عبادات کا ذوق سلیم رکھنے والی، اعلیٰ اخلاق کی پیکر، عمدہ معاشرت و نفسیات کی حامل، اچھی مہارتوں، بہترین تعلیم و تربیت والی ہو تو اس کی اولاد میں ان تمام عمدہ صفات و عادات ہونا لازمی امر ہے۔ اور اگر کوئی والدہ ایمان و یقین سے عاری، عبادات و اخلاق سے دور، عمدہ معاشرت اور اچھی مہارتوں سے نابلد، اچھی تعلیم و تربیت سے جاہل ہو تو اس کی اولاد میں ان قابل ترک صفات و عادات کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ جس کے اچھے اور برے اثرات صرف ایک فرد پر نہیں بلکہ پورے انسانی معاشرے پر پڑتے ہیں اس لیے اصلاح معاشرہ کے لیے کی جانے والی مختلف کاوشوں میں ایک اہم کاوش والدہ کی تعلیم و تربیت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (ریاض: دار السلام ، 1999ء)، کتاب النکاح، باب من استطاع منکم الباءۃ۔۔۔، حدیث 5065
Būẖār, Mūḥammad bin Ismāʿyl, āl Ğāmʿ āl Ṣaḥiḥ (Riyāḍ: Dār āl Salām, 1999), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb Man Istaṭāʿ Minkūm āl Bāʾat, Hadith 5065

[2] خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح (بیروت: المکتب الاسلامی، 1985ء)، کتاب النکاح، باب فی النکاح نصف الدین ، حدیث 3127
Ḫatiyb Tabryzy, Mūḥammad bin ʿbdūllāh, Miškwٰāt āl Maṣābyḥ (Beyrwūt: al Maktab al Islāmi, 1985), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb fy āl Nikāḥ Niṣf āl Diyn, Hadith 3127

[3] خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح (بیروت: المکتب الاسلامی، 1985ء)، کتاب النکاح، باب فی حکم النکاح الشباب، حدیث 3112

Ḫatiyb Tabryzy, Mūḥammad bin ʿbdūllāh, Miškw◌āẗ āl Maṣābyḥ (Beyrwūt: al Maktab al Islāmi, 1985), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb fy Hūkūm āl Nikāḥ āl Šabāb, Hadith 3112

[4] خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب النکاح، باب فی تنکح المرأۃ لاربع، حدیث 3113

Ḫatiyb Tabryzy, Mūḥammad bin ʿbdūllāh, Miškw◌āẗ āl Maṣābyḥ (Beyrwūt: al Maktab al Islāmi, 1985), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb fy Tūnkaḥū āl Marʾaẗ Li Ārbaʿū, Hadith 3113

[5] ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن (بیروت: دار الفکر ، 1985ء)، کتاب النکاح، باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء، حدیث 2050

Ābūw Dāw◌́ūd, Sūlaymān bin Āšʿaṯ, āl Sūnan (Berūwt: Dār āl Fikr, 1985), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb āl Nahyi ʿan Tazwiyğū Man lam Yalid Min āl Nisāʾ, Hadith 2050

[6] خطیب تبریزی، محمد بن عبداللہ، مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب النکاح، باب فی تزوج الولود الودود، حدیث 3122

Ḫatiyb Tabryzy, Mūḥammad bin ʿbdūllāh, Miškw◌āẗ āl Maṣābyḥ (Beyrwūt: al Maktab al Islāmi, 1985), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb fy Tazawağū āl Walūwd āl Wadūwd, Hadith 3122

[7] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (ریاض: دار السلام ، 1999ء)، کتاب النکاح، باب الی من ینکح وأی نساء خیر؟ ، حدیث 5365

Būḫār, Mūḥammad bin Ismāʿyl, āl Ğāmʿ āl Ṣaḥiḥ (Riyāḍ: Dār āl Salām, 1999), Kitāb āl Nikāḥ, Bāb Ilā Man Yankiḥū wa Āyū Nisāʾ Ḫayr? Hadith 5365

[8] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (ریاض: دار السلام ، 1999ء)، کتاب الادب، باب من احق بحسن صحابتی، حدیث 5971

Būḫār, Mūḥammad bin Ismāʿyl, āl Ğāmʿ āl Ṣaḥiḥ (Riyāḍ: Dār āl Salām, 1999), kitāb āl Ādab, Bāb Man Āḥaqū Bi Ḥūsnē Ṣaḥābaty, Hadith 5971

[9] Eva Jablonka, Marion J. Lamb, "*Evolution in Four Dimensions, revised edition: Genetic, Epigenetic",* (Bradford Book Press, London, 2014). P 147

[10] Sapienza, Carmen. "**Parental Imprinting of Genes.**" ***Scientific American*** 263, no. 4 (1990): 52–61. http://www.jstor.org/stable/24997061.